Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہر سال لاکھوں لوگوں کو احمدیت میں قبول کرنے کی تیاری کریں

## ہماری نظر جلسہ میں دنیا کے اکابرین کی طرف نہیں بلکہ اللہ کے نور کے جلوہ پر ٹھہرنی چاہیئے

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ ۲۸
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۱۱ صفر ۱۴۱۰ھ، ۱۳ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۰۷

## دنیا کی چمک دمک سے مرعوب ہو کر اسکی طرف مائل نہ ہو جائیں

## جماعت احمدیہ میں وسیع پیمانے پر تربیتی کیسٹیں تیار کرنے کے انقلابی پروگرام کا اعلان

### سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ اگست ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ کے فضل و احسان کے ساتھ ہمارا جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچا اور اب ان برکات کو سمیٹنے کا وقت آگیا ہے جو یہ جلسے لے کر آیا کرتے ہیں۔ یہ جلسہ چونکہ خاص اہمیت رکھتا تھا اس لئے اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل نازل فرمائے اور یہاں سے واپس جانیوالے حضرت بانیٔ سلسلہ کے الفاظ میں "خدا کے فضلوں کے منادی بن کر" واپس جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے مہمانوں اور میزبانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ انگلستان کے میزبانوں نے بڑی محنت اور کوشش سے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاتے ہوئے دنیا بھر سے آنے والے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کیا۔ لیکن ایسے مواقع پر بعض اوقات کچھ تلخیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے واقعات تو شاذ کے طور پر ہی پیش آئے۔ مگر یہ مہمان چونکہ دور دراز سے اپنی جمع شدہ پونجیاں خرچ کر کے آئے اس لئے یہ خاص طور پر دلداری کے محتاج تھے۔ اور محتاج ہیں پس اگر کسی کارکن کی طرف سے کوئی ایسی کڑوی بات ہوئی جس نے تلخی پیدا کی تو میں ان کی طرف سے آپ سے معافی چاہتا ہوں کیونکہ مہمانوں کے جذبات بہت ہی قابلِ قدر ہوا کرتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں آنیوالے مہمان تو واقعتاً سر آنکھوں پر بٹھانے کے لائق ہیں۔ اس لئے اگر ان سے کبھی کوئی زیادتی بھی ہو جائے تو صبر و حوصلے اور حلم کے ساتھ اسے برداشت کرنا چاہیئے

#### جلسے کے تأثرات کے متعلق

ایک اہم بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ جلسہ نہائیت ہی کامیاب ثابت ہوا۔ اور خدا کی شان کے جلوے ہم نے اس میں دیکھے کہ جن کی وجہ سے دل خدا کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں اور جلسہ کے دوران خدا کی حمد سے مملو ہو کر احباب نعرے بلند کرتے رہے۔ یہ نعرے پہلے بھی سُنے جاتے تھے لیکن اس جوش کثرت اور شدت کے ساتھ پہلے کبھی نہیں سُنے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دوران مجھے کچھ فکر بھی پیدا ہوئی۔ چونکہ جب مجھے اندازہ ہوا کہ کس قسم کے مہمان آرہے ہیں اور کس قسم کا ماحول پیدا ہوگا۔ تو حضرت بانیٔ سلسلہ کے کسی رفیق کی عدم موجودگی نے مجھے فکرمند کیا چنانچہ فوری طور پر حضرت مولوی محمد حسین صاحب کو بھجوانے کی ہدایت کی گئی اور خدا کا شکر ہے کہ انکی مشکلات بھی آسان ہوئیں اور وہ ہم میں موجود تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ دنیا کی چمک چونکہ فی ذاتہٖ ہمارا مقصود نہیں۔ آپ صرف حضرت بانیٔ سلسلہ کو دیئے گئے وعدوں کے پورا ہونے پر خدا کی حمد کے ترانے گا رہے تھے۔ اس لئے اس وقت جو نعرے بلند ہوئے وہ دنیا کی چمک سے مرعوب ہو کر نہیں بلکہ اس لئے بلند ہوئے کہ دنیا کی چمک صداقت سے مرعوب ہو چکی ہے۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ کی صداقت نے یہ جلوے دکھائے ہیں۔ کہ دور دور سے دنیا کے اکابرین کھنچے چلے آئے۔ اور محبت اور جوش کے ساتھ انہوں نے جماعت احمدیہ کی تائید میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نعروں کی گونج کے وقت میرے سامنے تو یہ فرق رہا۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب کے سامنے بھی رہا ہوگا۔ لیکن یہ خدشہ ضرور ہے۔ کہ بعض لوگ اس چمک سے مرعوب ہو کر اس کی طرف ہی مائل نہ ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اکابرین کی احسانمندی کی وجہ سے ان سے محبت تو ہونی چاہیئے۔ لیکن آپ کی نظر ان پر نہیں۔ اُس جلوے پر ٹھہرنی چاہیئے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے نور کا جلوہ تھا۔ خدا کے وعدوں کے پورے ہونے کا جلوہ تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ دنیا کی چمک کی کچھ نہ کچھ ملونی بھی ہم نے دیکھ لی ہے۔ اس لئے اس کے بعد استغفار کی طرف مائل ہونا بہت ضروری ہے۔ اور اسکی طرف میں آپکو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا کے فضلوں کے منادی بن کر جب آپ یہاں سے لوٹیں۔ تو جماعتوں کو بتائیں کہ حکومتوں کے تعلق سے ہمارے دل مرعوب نہیں ہیں۔ ہمارے رُخ خدا کی طرف ہیں۔ اور خدا کی طرف ہی رہنے چاہئیں۔ اور اس مضمون کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیئے اور بکثرت استغفار کرنا چاہیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی لئے میں نے حضرت مولوی محمد حسین صاحب کو وہاں پیش کر کے آپکو یہ سمجھایا کہ ہماری اصل عزت اس بزرگ کی ذات میں ہے۔ جس نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی صحبت پائی تھی۔ آپ ان کی برکتیں حاصل کریں۔ تاکہ آئندہ صدی میں ان برکتوں کو پھیلانے والے بن جائیں۔ اور وہ صدی ان تابعین سے برکت پائے۔ جنہوں نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفقاء سے برکت پائی ہو۔

مسلسل صفحہ نمبر ۲ پر

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ٹھوس تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تربیت کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ کبھی بھی دنیا میں تربیت کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور ترقی کی راہوں کے ہر مقام پر ہمیشہ یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے۔ کہ کوئی مقام بھی ہماری آخری منزل نہیں ہے۔ اور اس طرح مستقبل کے لئے زیادہ بہتر لائحہ عمل طے کرنا چاہیئے۔ تاکہ جماعت خدا کی طرف متحرک رہے۔ اور ہمیشہ اسکے قدم آگے بڑھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لائحہ عمل کو مؤثر بنانے اور پُرحکمت بنانے کے لئے ہر درجہ کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ عمومی اخلاقی تعلیم کے بارہ میں تو میں اپنے گذشتہ خطبات میں زور دیتا رہا ہوں۔ لیکن تجرباتِ ماضی ٹھوس بنیادی تربیت کی کمی کی بھی نشاندھی کرتے ہیں۔ اور اچھے احمدی کا علمی اور روزمرہ دستور کا معیار اس بنیادی سطح پر تسلی بخش صورت میں دکھائی نہیں دے رہا۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنیادی علمی قابلیت پیدا کرنے، صحیح تلفظ سکھانے، نماز کے مطالب سے آگاہ کرنے، اس کے لوازمات درست کرانے اور محبت الٰہی کا خوگر بنانے کی طرف توجہ دلائی اور محبت کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ محبت اگر انفرادی ہو اور وہ شخص صاحب عرفان نہ ہو تو یہ زیادہ بلند مقام تک نہیں پہنچا سکتی۔ قرآن سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ایسے محبت کرنی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔ ورنہ خالی ایک طرف کی محبت کے کیا معنی ہیں۔ اگر محبوب کا وصل ہی نصیب نہ ہو تو یک طرفہ محبت کا حال ہوا میں آوازیں دینے کے مترادف ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح محبت نہیں کریں گے تو کچھ نہ کچھ خدا کا پیار تو مل سکتا ہے لیکن کوئی صاحبِ ایمان پھر اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو مجھ سے محبت کرو، کی آیت کا مصداق نہیں بن سکتا۔ اس لئے نمازوں کی طرف مزید گہری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور اس سلسلے میں ہر احمدی بچے کو بڑے کو سو فی صدی نماز کا ترجمہ آنا چاہیئے اس کے آداب آنے چاہیئں۔ اس کے لوازمات معلوم ہونے چاہئیں۔ اور متعلقہ مسائل معلوم ہونے چاہیئں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اساتذہ کی کمی کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے کیسٹس سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اس خطبہ کے ذریعہ میں ساری دنیا کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ کیسٹس میں تعلیمی اور تربیتی پروگرام اس طرح بھریں کہ جیسے اس سے بالکل چھوٹے بچے اور ان پڑھ کو کوئی چیز سکھائی جا رہی ہو۔ اور اس کیسٹس میں تیزی سے کوئی مضمون بھر کر یہ توقع نہ رکھیں کہ لوگ انہیں بار بار سنیں گے۔ بلکہ تھوڑی بات پھیلا کر کریں اور بار بار کریں۔ یہاں تک کہ اگر ایک کیسٹ میں پوری نماز نہیں آسکتی تو دو تین کیسٹس لگا دیں۔ لیکن جو شخص بھی کیسٹ سننا شروع کرے۔ ساتھ ساتھ اس کو بات یاد ہوتی چلی جائے۔ اور اس کا مضمون ذہن نشین ہوتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں تمام دنیا اور بالخصوص دیہاتی علاقوں میں ٹھوس تربیتی پروگرام مرتب کرنے پر زور دیا۔ اور افریقہ کی ہر زبان میں ایسی کیسٹس کی تیاری کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ افریقہ میں اس کثرت سے احمدیت کی طرف رجحان ہوا ہے۔ کہ خوشی اور شکر کے جذبات کے ساتھ اسی قدر فکر کے جذبات نے بھی دل کو گھیر لیا ہے۔ کہ ان لوگوں کی تربیت ہم کیسے کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ نئے زمانہ کی ایجادات دین حق کی خدمت کے لئے در اصل انسان کو عطا ہوئی ہیں اس لئے ان سے پورا استفادہ کرنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ گذشتہ چند سالوں سے ہم نے افریقہ میں جماعتوں کو جو جدید آلات مہیا کرنے شروع کئے ہوئے ہیں اور جو بھی نئے ذرائع انسان کو عطا ہوئے ہیں ان سے جماعت کو مستفید کرنے کے پروگرام بھی ہیں۔ اور ساتھ کے ساتھ ان کو مہیا بھی کئے جا رہے ہیں۔ اور اب اللہ نے چاہا تو اس نئی تحریک کے ذریعہ افریقہ اور دیگر ممالک کیلئے ہم کیسٹس پر خرچ کریں گے اور تربیت کے لئے جو جو ضرورتیں ہیں ان پر بھی خرچ کریں گے۔

کیسٹس کی تیاری اور تقسیم کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے متعلقہ شعبہ کو قیمتی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا۔ چھوٹے چھوٹے پروگرام پہلے بنائیں اور ان کو عام کر دیں۔ اور پھر بیٹھ کر دوسرا پروگرام سوچیں اور اسے کیسٹس میں بھر کر مہیا کرنا شروع کریں

اور اس طرح اس سال کا جو بقیہ حصہ ہے، اس میں کم از کم اتنے پروگرام تیار ہو جائیں کہ پھر ہم اطمینان سے کہہ سکیں کہ اگلی صدی میں نہایت عمدہ اور قابلِ عمل تربیتی پروگرام لے کر داخل ہوئے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ چونکہ خود اپنے بوجھ اٹھانے کے قابل ہیں، اس لئے میں نے جلسہ سالانہ والی تحریک میں پاکستان کا نام نہیں لیا تھا، اور یہ خوش اعتقادی کے نتیجہ میں تھا۔ اللہ تعالیٰ پناہ دے کسی ناراضگی کے نتیجہ میں نہیں۔ مجھے خدا کے فضل سے یقین ہے۔ کہ پاکستانی جماعتیں خود کفیل ہیں۔ اور وہ اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کرتی رہیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بھی ضرورتوں کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں، اور اس پروگرام پر عمل کرنے کی سعی کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کیسٹس کی تیاری کے پہلے مرحلے میں نماز، اس کا ترجمہ، تلفظ، طریقہ ادائیگی اور دوسرے مرحلے پر قرآنِ پاک کی چھوٹی سورتوں کو اچھے قاری سے پڑھوا کر ایسی کیسٹس تیار کرنے کی جن میں ساتھ ترجمہ ہو، اور سمجھایا جائے، یہ ہدایت فرمائی کہ لوگوں کو یہ بات بتائی جائے کہ جب بھی قرآن پڑھیں، تو ہمیشہ مضمون پہ نگاہ رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طریق پہ احباب جماعت کی تربیت کرنی چاہیئے، لیکن یہ خیال نہ کریں کہ آپ کے بڑوں کو سب کچھ آتا ہے۔ اس لئے بچوں کی کلاسیں لگائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا تجربہ ہے کہ ہماری بعض بڑی نسلیں بھی ان چیزوں سے ناواقف ہیں۔ اس لئے یہ پروگرام ایسے ہونے چاہیئں، کہ جن سے جماعت کا کوئی طبقہ بھی محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ پروگرام صبر آزما، محنت طلب اور وقت چاہتا ہے۔ لیکن اتنا ضروری ہے۔ کہ اس کو ہر پروگرام پر اوّلیت دینی چاہیئے۔ دنیا کی ایسی ہر زبان میں یہ کیسٹس تیار ہونی چاہیئں، جہاں احمدی موجود ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تربیتی اجلاسات کے انعقاد اور تربیتی جلسوں پر مشتمل کیسٹس تیار کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی، اور قریہ قریہ ایسے پروگراموں کے انعقاد کی امید ظاہر کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ پروگرام اپنی ذات میں ایسے مفید اور ضروری ہیں، کہ اگر ان کے نتیجے میں جماعت کو پاکستان میں کہیں کوئی قربانی بھی دینی پڑے، تو میں نہیں سمجھتا، کہ پاکستان کی جماعت کسی قسم کے تردّد کا اظہار کرے گی، جبکہ باقی ساری دنیا تو ویسے ہی احمدیت کی صداقت کے تحت اقدام ہے، وہاں تو کسی قسم کی روک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کھلے دل کے ساتھ، حکمت اور دعا کے ساتھ اور اللہ پر توکّل کرتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے رہیں۔ اور یہ بقیہ سال بلکہ ساری صدی ٹھوس تربیت کی صدی بنا دیں۔ اس کے سوا اب ہمارے لئے کوئی چارہ بھی نہیں۔ کثرت سے قومیں داخل ہو رہی ہیں۔ اس سال کا نظارہ خدا کی طرف سے ابتدائی نشان ہے۔ آئندہ ایک ایک سال میں لکھوکھہا لوگوں کو قبول کرنے کے لئے آپ نے تیار ہونا ہے۔

اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

---

**بقیہ! زائرے**

ناچتے اور شراب خوری کرتے ہیں۔

۴۔ زائرے نے آزادی کے بعد کسی ملک سے جنگ نہیں لڑی۔

۵۔ صوبہ EQUATEUR میں PIGMIES رہتے ہیں جو پتوں سے برائے نام بدن ڈھانپتے ہیں۔ اب حکومت نے کوشش سے بعض PIGMIES کو CIVILIZED کرنے کے لئے فوج میں بھرتی کیا ہے۔

۶۔ ہر باشندہ کو رہائشی کارڈ حاصل کرنا لازمی ہے۔

۷۔ زائرین عورت مرد کی نسبت زیادہ محنتی اور ایماندار ہے۔

۸۔ اس ملک کے نام کا فرنچ تلفظ "زائیر" ہے۔ جبکہ زبانِ اردو میں عام طور پہ "زائرے" کے تلفظ سے پڑھا جاتا ہے۔

---

"یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے"
(تریاق القلوب صـ۳۹۹)

---

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کرو
(ایام الصلح صـ۱۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی تعارف

مبشر احمد ظفر

# زائرے — وسطی افریقہ

## نام ملک

زائرے ZAIRE

براعظم افریقہ میں رقبہ کے لحاظ سے زائرے سوڈان اور الجیریا کے بعد تیسرا بڑا ملک ہے اور آبادی کے لحاظ سے نائیجیریا مصر اور ایتھوپیا کے بعد چوتھا بڑا ملک ہے۔ اس ملک کا آفیشل نام ری پبلک آف زائرے ہے۔

## دارالحکومت

کنشاسا KINSHASA

سیاہ فام افریقہ میں دارالحکومت کنشاسا سب سے بڑا ہے۔

## رقبہ

۲٫۳۴ ملین مربع کلومیٹر

## صوبے

۱۲۔ سب سے بڑا صوبہ ZAIRE HAUT / UPPER ہے۔

## آبادی

۳ کروڑ سے زیادہ ہے

## قبائل

۴۵۰۔ سب سے بڑا قبیلہ LOUBA ہے۔ موجودہ صدر موبوتو MOBUTU کا قبیلہ نکوآدی NKOADI کہلاتا ہے۔

## جھنڈا

سبز زمین کے درمیان زرد رنگ کا دائرہ ہے جس پہ ایک ہاتھ میں جلتی مشعل دکھائی گئی ہے۔

## سکہ

زائرے ZAIRE

## یوم آزادی

۳۰ جون ۱۹۶۰ء۔ آزادی سے قبل بلجیئم کی کالونی تھا۔

## دریا

اندرونِ ملک چھ دریا ہیں جو باہم ملنے کے بعد سب سے بڑے دریا زائرے میں مل جاتے ہیں۔ یہ دریا بحر اٹلانٹک میں گرتا ہے۔ اسی دریائے زائرے پہ ہی بحر اٹلانٹک سے ۴۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پہ بمقام متادی MATADI بندرگاہ ہے۔ جو درآمدات میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا پرانا نام دریائے کانگو ہے۔

## زبان

سرکاری زبان فرنچ ہے۔ اس کے علاوہ چار اہم مقامی زبانیں مندرجہ ذیل ہیں۔
۱۔ لنگالا LINGALA ۲۔ سواحیلی
۳۔ چلوبہ TSHILUBA ۔ ۴۔ کیکونگو KICONGO ۔

## تہوار

۱۔ یوم شہداء ۴ جنوری ۱۹۶۰ء
۲۔ یوم آزادی ۳۰ جون ۱۹۶۰ء۔
۳۔ یوم اصلاحات ۲۴ نومبر ۱۹۶۵ء۔
اس روز موجودہ صدر موبوتو MOBUTU نے کچھ اصلاحات نافذ کیں مثلاً۔ ملک، کرنسی اور دریا کا نام بدل کر سب کو زائرے ZAIRE کا نام دیا۔ اسی وجہ سے اس دن کو فرانسیسی میں TROIS, Z یعنی تین زیڈ Z کہا جاتا ہے۔

## محل وقوع

زائرے کی سرحدیں نو ہمسایہ ممالک سے ملحق ہیں۔ زائرے کے مشرق میں یوگنڈا۔ روانڈا۔ برونڈی اور تنزانیہ ہے۔ اس کے مغرب میں کانگو، شمال میں سوڈان اور سنٹرل افریقہ اور جنوب میں انگولا اور زیمبیا ہے۔ اس کے علاوہ ۴۰ کلومیٹر کی پٹی بحر اٹلانٹک سے متصل ہے۔

## آب و ہوا

زائرے اپنی وسعت کے اعتبار سے مختلف النوع آب و ہوا پہ مشتمل ہے۔

۱۔ آب و ہوا کی پہلی بڑی قسم TROPICAL کہلاتی ہے۔ جس میں خوب موسلادھار بارش ہوتی ہے۔ اور موسم ٹھنڈا اور خشک رہتا ہے۔

۲۔ دوسری قسم EQUATORIAL کہلاتی ہے۔ جس میں بارش کافی ہوتی ہے لیکن موسم گرم رہتا ہے۔ یہ آب و ہوا جنگلات کے AREA میں پائی جاتی ہے۔

۳۔ تیسری قسم MONTAGNEUX یعنی پہاڑی علاقوں کی آب و ہوا ہے اور یہ معتدل رہتی ہے۔ الغرض زائرے میں ہر قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔

## پیداوار

زائرے کی مشہور فصلیں جو تقریباً ہر صوبہ میں کاشت ہوتی ہیں۔ مکئی۔ مونگ پھلی۔ COFFEE۔ ARICO ۔ COCOA ۔ OIL PALM (دال) گنّا اور منجوک MANJOC یہ شکر قندی کی طرح ہے۔ جس کے آٹا کو مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کے پتوں کو ساگ یا پالک کی طرح پکایا جاتا ہے۔ یہ فصل مقامی خوراک میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں گندم نہیں ہوتی۔ زائرے کا صوبہ KIVU سبزیوں کے لئے مشہور ہے۔ تقریباً ہر قسم کی سبزی ہوتی ہے تاہم کریلا اور توری نہیں ہوتی۔ پھلوں میں سے آم، انناس، کیلا، پپیتا اور مالٹا تقریباً تمام صوبوں میں پایا جاتا ہے۔ مقامی پھل امرود کی شکل کا ہوتا ہے۔ جس کا نام آوکا "AVOCA" ہے۔ یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ زائر میں انگور اور کھجور نہیں ہوتی اور تمام پیداوار کا دارومدار بارش پہ ہے۔ آبپاشی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

## نباتات

براعظم افریقہ کے سب سے بڑے جنگلات زائرے میں ہیں۔ جن میں ہر قسم کے جانور پائے جاتے ہیں۔ تاہم زائرے میں گدھا نہیں ہوتا۔

## معدنیات

ڈائمنڈ۔ سونا، لوہا۔ کاپر، پٹرول۔ گیس وغیرہ۔

## مصنوعات

سیمنٹ۔ چینی۔ کپڑا، ادویات صابن وغیرہ

## درآمدات

خورد و نوش اور روزمرّہ استعمال کی تقریباً تمام اشیاء درآمد ہوتی ہیں۔ مندرجہ ذیل ممالک سے اشیاء درآمد ہوتی ہیں۔ چین، تائیوان، ہانگ کانگ، بلجیئم، فرانس، امریکہ اور جاپان وغیرہ۔

## مذہب

۱۔ عیسائیت۔ زائرے میں ۱۴۹۱ء میں متعارف ہوئی۔ ۳/۴ کیتھولک اور ۱/۴ پروٹسٹنٹ۔

۲۔ اسلام۔ مسلمانوں کی تعداد تقریباً دو لاکھ ہے۔

## نفوذ احمدیت

بعض شہادات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۶۵ء میں مشرقی افریقہ کے ممالک کینیا۔ تنزانیہ۔ یوگنڈا اور ماریشس سے فرانسیسی اور سواحیلی لٹریچر زائر کے مشرقی کسائی صوبہ کے دارالخلافہ بوجی مائی MBUJI - MAYI کے لوگوں تک سب سے پہلے پہنچا اور یوں احمدیت کا بیج سرزمینِ زائرے پر بویا گیا۔ لیکن تنظیم و ضبط کے لحاظ سے مغربی کسائی صوبہ کے دارالخلافہ کنانگا کے احمدیوں نے اپنے آپ کو منظم کیا۔ ایک البتہ بھی بنائی اور مشرقی افریقہ کے ممالک سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

## قیام مشن

۱۱ جون ۱۹۸۴ء میں مکرم صدیق احمد منور صاحب امیر جماعت زائر کے ذریعہ کنشاسا میں باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ بعد ازاں آپ نے ہی کنشاسا میں ۱۹۸۷ء میں ایک پرائمری اور سیکنڈری سکول۔ ایک کلینک اور ۸۰ ایکٹر پہ مشتمل ایک زرعی فارم کھولنے کی سعادت پائی۔

## تاریخ

زائرے کا پرانا نام کانگو تھا۔ ایک پرتگیز ایڈمرل دی ایگو کاؤ ADMIRAL DIEGO CAO نے ۱۴۸۴ء میں کانگو دریافت کیا۔ ۱۸۷۶ء کے بعد بلجیئم کے بادشاہ لے او پولڈ دوئم LEOPOLD II نے ایک انگریز STANLEY کو بھیجا۔ ۱۸۸۵ء میں کانگو بادشاہ بلجیئم کی ذاتی کالونی کہلانے لگی۔ اس کے بعد ۱۹۰۹ء میں اسے "بلجین کانگو" کا نام دیا گیا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد ۱۹۵۷ء میں تحریکِ آزادی نے جنم لیا۔ بہت جدوجہد اور خونریزی کے بعد ۳۰ جون ۱۹۶۰ء کو کانگو بلجیئم سے آزاد ہو گیا۔ اس کے پہلے صدر کا نام KASAVUBU (کاساووبو) تھا۔ لیکن نومبر ۱۹۶۵ء میں ملک میں موجودہ صدر موبوتو MOBUTU فوجی آپریشن کے بعد برسر اقتدار آیا۔ جس نے پرانا نام ری پبلک ڈیموکریٹک کانگو کو بدل کر نیا نام "ری پبلک آف زائرے" رکھا۔

## حکومت

زائرے میں ONE PARTY سسٹم ہے۔ پارٹی کا نام M.P.R "MOUVEMENT POPULAIRE REVOLUTION" ہے۔ موجودہ صدر فوجی آدمی ہیں۔ ملک مارشل لاء کے سایہ تلے ہے۔ بڑے شہروں پہ ملٹری کی دہشت چھائی رہتی ہے۔ زائرے امریکہ نواز ہے۔ افریقہ میں زائرے کی فوج بہت طاقتور سمجھی جاتی ہے۔ اور خود زائرے ملک بھی۔ گذشتہ سال ۸۸ء میں صدر موبوتو MOBUTU کو براعظم افریقہ کا بہترین سیاستدان قرار دیا گیا۔

## روزمرّہ زندگی کے حقائق

۱۔ قانونی رو سے ایک زائرین مرد ٹائی اور ایک زائرین عورت پتلون نہیں پہن سکتی۔

۲۔ مغربی زائر، مشرقی زائر سے بااعتبار اوقات ایک گھنٹہ پیچھے ہے

۳۔ فوتیدگی کے موقع پر زائرین گاتے۔

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات

نون ۔ سین

# صدر صدام کا عراق

عراق میں ۱۹۶۸ء میں سترہ جولائی کو انقلابی کاروائی شروع ہوئی اور ۳۰ جولائی کو مکمل طور پر انقلاب آگیا۔ صدر صدام حسین کہتے ہیں کہ یہ کوئی صرف ایک واقعہ نہیں ہے۔ چاہے اسے کتنا بڑا اور اہم کیوں نہ کہہ لیا جائے یہ عراقیوں کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ اور انہوں نے اپنی ترقی اور فخر کا آغاز کر کے اسے خاص اہمیت کا حامل بنا دیا ہے۔ صدر صدام کے خیال میں یہ صرف انقلاب لانے والوں ہی نے سب کچھ نہیں کیا۔ نہ وہی صرف اس کی سالگرہ مناتے ہیں۔ یہ حقیقی طور پر عوام الناس کا ایک انتہائی عزم اور شوکت والا فعل ہے جو انہوں نے سرانجام دیا اور جس کی وہ یاد مناتے ہیں۔ وہ انقلاب کے مقاصد سے خوب واقف ہیں اور ان کو وہ ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے رکھتے ہیں۔ اب انقلاب کے متعلق جو ان کا نظریہ ہے اس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ وہ نہایت خلوص کے ساتھ اسے قبول کرتے ہیں۔ اور اسے اپنی زندگی کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ انقلاب کے آغاز سے اب تک ہم نے (یعنی جو انقلاب لانے والوں میں آگے آگے تھے) اپنے آپ کو اور اپنے پروگراموں کو سب کے سامنے پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ہم ملک کی بہبود کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ شروع شروع میں یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ انقلاب کو تمام لوگوں کی ہم آہنگی حاصل تھی۔ بہت سے لوگ اسے شک وشبہ کی نظر سے دیکھتے تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ انہوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا کہ وہ اور انقلاب دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے یہ بھی محسوس کرنا شروع کر دیا کہ عراق میں ایسے انقلاب تاریخ کا حصہ ہیں۔ بلکہ ساری عرب قوم میں یہی بات پائی جاتی ہے۔ اور تجربے نے اس کی افادیت ثابت کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب عراق کے لوگ اس انقلاب کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جنہوں نے شروع سے اس کے لئے کام کیا ہے۔ اب وہ فخر سے اپنا سر اونچا کر سکتے ہیں۔ ہم اعتماد سے پُر ہیں۔ اور ہمارے دل مطمئن ہیں یہ اس لئے نہیں کہ عرب بعث سوشلسٹ پارٹی یا اس کے رہنما اس امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں کیونکہ ہم نے انقلاب کو کبھی اپنی ذات سے یا پارٹی سے منسوب نہیں کیا۔ اس میں ہمارے سب لوگ حصہ دار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس عرصے میں جو کام ہم سے ہو سکا نہایت خلوص کے ساتھ کیا اور ہم اپنے عوام الناس کو اس سلسلے میں مبارکباد دیتے ہیں۔ حقیقتاً یہ سب کچھ آپ نے ہی حاصل کیا ہے۔ آپ ہی اس بڑائی اچھائی اور عزت کے مستحق ہیں آپ نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

آج سے ہزاروں سال پہلے بھی آپ نے ایک بہت بڑی تہذیب سے دنیا کو روشناس کر لیا تھا اور سائنس اور علم کی مشعل بھی آپ نے روشن کی تھی۔ آپ کے ساتھ عرب قوم کے دوسرے عظیم فرزند بھی شامل تھے انہوں نے بھی کام کیا اور آپ نے بھی بہت بڑا کام کیا۔ اس کے علاوہ خدائی پیغام کو پھیلانے میں بھی آپ نے کسی محنت سے جی نہیں چرایا۔ جب اس قوم کو زوال آیا تو لوگ نہایت پستی کی حالت میں دوسروں کے مظالم برداشت کرتے رہے آپ کے دُشمن یہ سمجھتے تھے کہ آپ نے اپنا تاریخی مقام گنوا دیا ہے اور اب آپ کے لئے کبھی کوئی ایسا موقعہ نہیں آئے گا۔ کہ آپ اپنے سر اونچے کر سکیں۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود تاریخ نے پھر ایک موقعہ فراہم کیا ہے اور عوام الناس کی زندگیاں بہتر ہونے لگی ہیں۔ آپ لوگوں نے محنت کی اور اس محنت کا پھل اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا۔ اور آپ نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ عظیم لوگوں کی اولاد ہیں۔ اور اس طرح خود بھی عظیم ہیں اور دنیا کو بہتر تہذیب سے روشناس کروانے والے ہیں۔

صدر صدام کہتے ہیں کہ میں آپ کے سامنے وہ باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں جو انقلاب کے ذریعے حاصل کی گئیں اگرچہ یہ موقعہ ایسا نہیں ہے کہ میں اعداد و شمار پیش کروں۔ انقلاب کے ذریعے جو کچھ حاصل کیا گیا ہے۔ اس کی ایک جھلک آپ کو دکھاتا ہوں۔ جہاں تک مختلف امور کے متعلق اعداد و شمار کا سوال ہے وہ میرے دوسرے ساتھی جو اپنے اپنے شعبے کے ماہر ہیں آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ جہاں تک ہماری حقیقی کامیابی کا تعلق ہے۔ وہ دراصل ایسی باتوں سے تعلق رکھتی ہے جس میں لوگوں کا اعتماد بحال ہوا ہے اور ان کی زندگی پہلے سے بدرجہا بہتر ہو گئی ہے۔ یہ بات کوئی مشکل نہیں کہ اپنی پہلی زندگی سے یا اپنے ارد گرد کے ماحول سے اپنا مقابلہ کر کے دیکھا جائے کہ ہم اخلاقی طور پر اور مادی لحاظ سے بھی کس قدر آگے نکل چکے ہیں۔ پہلے کیا تھے اور اب کیا ہیں۔

یہ بات ہم سے ڈھکی چھپی نہیں ہمارے خلاف جو کچھ بڑی طاقتوں نے کیا جب یہی کچھ تیسری دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ ہوا یا عرب ممالک کے ساتھ ہوا تو آپ نے دیکھا کہ ان لوگوں نے اپنی آزادیاں سلب کروا لیں۔ اور وہ ان کے ماتحت ہو گئے۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں ہونے دیا۔ ہم پر ہر طرف سے دباؤ ڈالے گئے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے اپنی آزادی کو قائم رکھا۔ ہم نے اپنے اعتماد کے سہارے پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہم آگے ہی بڑھتے رہے۔ تیسری دنیا کے ممالک میں یہ پہلا موقعہ ہے اتنے لمبے عرصے تک ایک جنگ لڑی ہے جو دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ طویل ہے اور اس سارے عرصے میں ہم کسی طرح بھی کسی اور طاقت کے سائے میں نہیں رہے۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود یہ جنگ لڑتے رہے ہیں اور یہ جنگ ہماری آزادی کو قائم رکھنے کی اور ملک کو استحکام دینے کی تھی۔

جہاں تک حصول ترقی کا سوال ہے۔ ہمارے ملک نے ہر شعبے میں ترقی کی ہے۔ ہم نے تعمیری کاموں میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اور ہم استقلال کے ساتھ اور کامیابی کے ساتھ یہ کام سرانجام دیتے رہے ہیں۔ صیہونی طاقتوں نے بھی ہماری تباہی کے منصوبے بنائے چنانچہ ۷ جون ۱۹۸۱ء کو نیوکلیئر ری ایکٹر پر حملہ کیا گیا۔ لیکن یہ حملہ اور ایسے ہی دیگر حملے اس لئے ناکام ہو گئے کہ آپ لوگوں نے ایرانی حملوں کا ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ دوسروں کو اس طرف رخ کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ ایرانی حملہ ۴ ستمبر ۱۹۸۰ء کو شروع کیا گیا تھا۔ جب انہوں نے عراقی شہروں پر بمباری کی۔ اگر آپ اس وقت اپنے آپ کو شکست خوردہ مان لیتے تو صیہونیوں کے حملے نہایت کامیابی کے ساتھ ملک کی تباہی کا باعث بنتے۔ اس میں کیا شک ہے کہ صیہونی خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اور اس وقت عرب ممالک کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ آزادانہ اور ذمہ دارانہ طور پر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہیں۔ اور اپنے ہر کام میں ایک دوسرے سے مشورہ کریں اور مدد لیں۔

۱۹۵۶ء میں جب مصر کے خلاف سہ رخی حملہ کیا گیا تھا۔ اس وقت سے عرب ممالک کو جو خطرات درپیش ہیں ان کی وجہ سے یہ لازم ہو گیا ہے کہ ہم سب ذمہ دارانہ طریق پر کام کریں ایک دوسرے سے نفرت اپنے دلوں سے نکال دیں اور اپنی مخصوص ذاتی چھوٹی چھوٹی دلچسپیوں پر زور نہ دیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ صیہونی خطرہ بڑھ رہا ہے۔ بعض دیگر ممالک بھی للچائی ہوئی نظروں سے عربوں کی طرف دیکھ رہے ہیں اور بعض چھوٹے اور درمیانے ملک عربوں کے اندرونی معاملوں میں دخل اندازی برتتے ہوئے ہیں۔ اس وقت اپنی طاقت اور اپنے اثر کو بڑھاوا دینے کے لئے لوگ کوششیں کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے جو بیانات اور تجاویز سامنے آرہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بعض عرب خطے ہتھیا لینے کی کوشش بھی کی جا رہی ہیں ہم خوب سمجھتے ہیں کہ کوئی ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خطے پر دوسرے کسی ملک کو اڈے بنانے کی اجازت نہیں دے سکتے لیکن یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ اپنے آپ پر اعتماد ہو اور خود ارادی بھی مضبوط ہو لیکن اگر یہ بات نہ ہو تو اڈے دینے کا مسئلہ آسان ہو جاتا ہے۔ بغداد سمٹ جو ۱۹۷۸ء میں منعقد ہوئی تھی اس کے ذریعے عرب ممالک کی یکجہتی کو مضبوط کئے جانے کے سامان پیدا ہو گئے تھے اس کے ذریعے ایک ایسی پالیسی بھی تیار کر لی گئی تھی کہ صیہونی خطرے کا مقابلہ کیا جائے خاص طور پر کیمپ ڈیوڈ کی سازش کا مقابلہ۔ اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ سمٹ کانفرنس کے فیصلوں پر عمل کیا جائے اور عرب ممالک کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ اس کے پیش نظر ہم عرب ممالک کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر انہوں نے علاقائی معاہدے کر لئے تو یہ ان کے لئے ضرر رساں ثابت ہوں گے۔ اب تک تجربے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس قسم کے علاقائی معاہدے اس قسم کے چیلنج کا مقابلہ کرنے میں ناکام رہے ہیں جو عرب ممالک کو درپیش ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں ہم نے اپنے عرب بھائیوں کے سامنے اپنا وہ پروگرام پیش کیا تھا۔ جسے ہم نے نیشنل ڈکلیریشن کا نام دیا تھا۔ اس کے ذریعے آپس کے تعلقات کو بہتر بنانا اور اس بہتری کی بنیاد عرب قومیت کا مضبوط ہونا تھا۔ اسی ڈکلیریشن کے ذریعے عرب ممالک اور ان کے ہمسائیوں کے تعلقات کو بہتر بنانا اور ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی سے پرہیز کرنا تھا۔ اس سے آگے بڑھ کر عرب ممالک کی ساری دنیا سے آزادانہ تعلقات کا بھی اس ڈکلیریشن میں ذکر تھا۔ ہم نے کبھی اس بات پر زور نہیں دیا کہ ڈکلیریشن کی ہر شق پر اور اسی طرح جس طرح ہم چاہتے ہیں عمل کیا جائے مقصد صرف یہ تھا کہ کارکردگی کے صحیح خطوط پیش کر دئے جائیں اور پھر تمام عرب ممالک ان سے فائدہ اٹھائیں۔

صدر صدام نے کہا کہ ایک اور بات جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانی چاہوں گا وہ تیل سے متعلق پالیسی ہے۔ تیل عربوں کے لئے خدا تعالیٰ کی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اور صدیوں کی غربت کے بعد یہ امارت نصیب ہوئی ہے۔ اس سے ہم نے اپنے معیار زندگی کو بلند کیا ہے ہر عرب ملک اس سلسلے میں جس طرح چاہے سوچے۔ مقامی طور پر یا مجموعی طور پر۔ لیکن ہم یہ ضرور کہنا چاہیں گے کہ اس سلسلے میں عمومی قومی قوانین ضرور ہونے چاہئیں جن کی پابندی کی جائے۔ یہی ایک طریق ہے جس سے تیل کو نقصان پہنچنے سے بچایا جا سکتا ہے۔ جو عرب ممالک تیل پیدا کرتے ہیں۔ اب تک ان کے لئے آمد کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے اور اسی کے ذریعے وہ اپنے ملک کی سکیموں پر عمل درآمد کرتے ہیں۔

---

ایڈیٹر کے نام

# آپ کا خط ملا

جلسہ سالانہ بخیر و خوبی لاکھوں برکتوں کو اپنے جلو میں لئے گذر گیا۔ آپ کو اب تک آفیشل اور ان آفیشل بہت ساری خبریں جلسہ کی کامیابی کی پہنچ چکی ہوں گی۔ اس لئے میں اس بارہ میں مزید کچھ نہیں لکھتا۔ جلسہ کے دوران دو تین مواقع پر آپ کی کمی شدت سے محسوس ہوتی رہی۔ اس تاریخی اور جذباتی موقع پر آپ بھی ہوتے تو خوب ہوتا۔ بہرکیف آپ قلم کے ذریعہ جدوجہد میں مگن ہیں۔

آپ خدا کے فضل سے قلم سے سیف کا کام لے رہے ہیں۔ اور میرے نزدیک آپ کا یہ دور بھی حسب سابق بے حد کامیاب رہے گا احمدی فدائین کا یہ کمال ہے کہ جس میدان میں پڑ گئے۔ اسے جیت لیا۔ یہاں لوگ سالوں جرنلزم کی ٹریننگ لیتے ہیں۔ بڑے بڑے صحافیوں کی شاگردی اختیار کرتے ہیں۔ تب کہیں جا کر صحافی بنتے ہیں۔ آپ ہی کی مثال سامنے ہے کسی جرنلزم سکول کے قریب بھی نہ گئے اور نہ ہی کسی معروف صحافی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے اور خدا کے فضل سے بڑے بڑے نامور صحافیوں کو مات دے دی ہے یہ سب احمدیت اور وقف کی برکات ہیں۔ وگرنہ

گھر سے تو کچھ نہ لائے
سب کچھ تری عطا ہے

جلسہ میں میری بھی تقریر تھی عنوان تھا۔ "آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے" یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس یادگار جلسہ میں مجھے تقریر کرنے کی توفیق عطا فرمائی تقریر جلد ارسال خدمت کر دوں گا

بزم شعر و ادب برطانیہ کے زیر اہتمام دو مزید مجالس نہایت کامیاب ہوئی ہیں۔ ایک مجلس کے مہمان خصوصی پروفیسر رالف رسل تھے۔ جنہوں نے اردو زبان پر خاصا کام کیا ہے اردو نہایت صاف بولتے ہیں۔ غالب پر خاصا کام کر چکے ہیں۔ یہ کیسٹ میں آپ کو جلد بھجوا دوں گا۔

دوسری مجلس محفل مشاعرہ تھی۔ اور شعراء کرام کے علاوہ محترمات ثاقب زیروی صاحب اور اکبر حمیدی صاحب نے اپنے اپنے منظوم کلام سے نوازا۔ خوب محفل رہی۔ لوگوں کی دلچسپی اس محفل میں بڑھتی جا رہی ہے۔ اس دفعہ حاضری ۱۵۰ سے اوپر تھی۔ میں نے مشاعروں کی کیسٹ تیار کی ہیں۔ یہ سب چند دن تک آپ کو بھجوا رہا ہوں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب پر میری انگریزی تصنیف اب چھپنے کے لئے تیار ہے۔ اس وقت نظر ثانی کے مرحلہ سے گزر رہی ہے۔ آجکل ایک اور تصنیف "اسلام برطانیہ میں" پر کام کر رہا ہوں۔

ـــــ بشیر احمد رفیق۔ لندن ـــــ

---

● پچھلے دنوں مانچسٹر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ مانچسٹر کو صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ایک کامیاب تقریب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کی ایک منفرد بات یہ تھی کہ دین متین کی خوبصورت تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر یکے بعد دیگرے چار مختلف قومیتوں کے مقررین کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ عرب احمدی سکالر مکرم حلمی شافعی صاحب صدر جماعت قاہرہ، انگریز مخلص احمدی دوست مکرم نعمان نیوبین صاحب، افریقہ کے ایک سابق سفارت کار اور علم دوست احمدی مکرم اسماعیل بی کے آڈو صاحب آف غانا اور اس خاکسار نے تقاریر کیں جو سامعین نے بہت دلچسپی سے سنیں اور اس بات سے بہت محظوظ ہوئے کہ اکناف عالم کے نمائندے دین متین کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور یہ ایسا دین ہے جس نے دنیا کے ہر کونے میں انسانی قلوب کو فتح کیا ہوا ہے تقریب کے آخر میں برطانوی پارلیمنٹ کے ایک ممتاز ممبر نے بھی بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی زوردار الفاظ میں مذمت کی۔ حاضرین نے اجلاس اور اس کے ساتھ منعقد کی جانے والی نمائش سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

ایک ذاتی بات بھی لکھ دوں۔ اس تقریب کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں مقامی جماعت کے دیگر احباب سرگرم عمل تھے ان میں آپ کے دونوں صاحبزادگان مکرم انور اقبال سیفی اور مکرم اظہر اقبال سیفی کو بھرپور مصروف دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبہ خدمت کو نوازے اور مزید بڑھائے اور آپ کی آنکھیں ان کی طرف سے اور باقی سب بچوں کی طرف سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔

جلسہ سالانہ یوکے کی آمد آمد ہے مصروفیت بہت ہے لمبے خط کا تو موقع نہیں لیکن دعا کی درخواست کے طور پر یہ چند سطور لکھنے کا موقع مل گیا ہے افسر جلسہ گاہ کی ذمہ داری کے علاوہ انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کے سیکرٹری کی ذمہ داری بھی میرے سپرد ہے اللہ تعالیٰ ساری ذمہ داریاں احسن رنگ میں سرخروئی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق دے۔ جلسہ پر میری تقریر بھی ہے اللہ تعالیٰ میری مدد اور نصرت فرمائے۔ از راہ کرم دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ایک تصویر مع تعارف ارسال ہے۔

(عطاء المجیب راشد)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ
پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

# انگریزی سیکھنے کا ایک مجرب نسخہ

ایک محنتی طالب علم کا ذاتی ٹائم ٹیبل دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ایک اندراج یوں تھا۔ ۹ ـــ ۹½ بجے ڈکشنری۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اس وقت ڈکشنری کھول کے الفاظ۔ ان کے ہجے اور معانی یاد کرتے ہیں۔ وہ طالب علم یقیناً انگریزی سیکھنے کا نہ صرف خواہشمند تھا بلکہ اس کے لئے باقاعدگی سے کوشش بھی کر رہا تھا۔ مگر اس کا طریق غلط تھا۔ آئیے دیکھیں اس سے بہتر طریق کیا ہو سکتا ہے۔

اگر آپ عمر کے کسی حصہ میں ہیں اور تھوڑی یا زیادہ تعلیمی قابلیت رکھتے ہیں مگر انگریزی سیکھنے کے خواہاں ہیں۔ (اور آج کی دنیا میں ایک بین الاقوامی زبان پہ دسترس ہونا ازحد ضروری ہے) تو ایک 'نسخہ' پیشِ خدمت ہے۔

ہے۔ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔

اس نسخہ پر عمل کرنے کے لئے کوئی لمبی چوڑی شرائط نہیں۔ بس ایک ہی درخواست ہے کہ انگریزی کے لئے ہر روز فقط آدھ گھنٹہ (صرف تیس منٹ) وقف کریں۔ اس کے لئے طریق وہ اپنائیے جو نیچے دیا گیا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ محنت، لگن اور باقاعدگی سے کام کریں، اس کے نتیجہ میں آپ خود محسوس کریں گے کہ آپ انگریزی پر عبور حاصل کر رہے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ ھو الشافی لکھ کر یہ مجرب نسخہ آپ کے ہاتھ میں تھما دیا جائے۔ چند تمہیدی کلمات ضروری ہیں۔ یہ بات ذہن سے نکال دیجئے کہ انگریزی ایک مشکل زبان ہے اور اس پہ دسترس حاصل کرنا مشکل ہے۔ سو پہلی اہم بات یہ ہے کہ اس احساسِ کمتری یا احساسِ شکست کو یکبارگی جھٹک دیجئے۔

آپ نہ صرف انگریزی سیکھ سکتے ہیں بلکہ اس میں اچھی خاصی مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ اب اگر آپ نے انگریزی سیکھنے کا تہیہ کر لیا ہے تو یہ بات ذہن میں رکھئے کہ کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے چار مہارتیں حاصل کرنی ضروری ہیں۔ یعنی سن کے سمجھنا، بولنا۔ پڑھنا اور لکھنا (بچہ بھی اسی ترتیب سے اردو۔ پنجابی یا کوئی اور زبان سیکھتا ہے) پہلی بات کا ذکر فی الحال اٹھا رکھتے ہیں کیونکہ درج ذیل طریق گھوم رہا ہے۔ ایک فرد کے گرد و پیش کے سمجھنے کے لئے اہل زبان یا بہتر جاننے والے کی موجودگی بھی ضروری ہے۔ اب رہ گئی بات پڑھنے لکھنے اور بولنے کی۔ سو ان تینوں پہ مساوی توجہ دینا اور ان کے لئے سعی کرنا ازحد ضروری ہے۔ آئیے اب اس نسخہ کے اجزائے ثلاثہ پر غور کریں

## (ا) پہلی بات ہر روز ایک صفحہ پڑھیئے

کوئی بھی انگریزی کی کتاب اٹھا لیجئے۔ (بہتر ہوگا کہ کورس کی کتاب سے پرہیز کریں کیونکہ جو چیز ہم پہ ٹھونسی جاتی ہے اس کی طرف رغبت کم ہی ہوتی ہے) دورانِ مطالعہ اس صفحہ میں آپ کئی نئے الفاظ سے دوچار ہونگے۔ ان میں سے فقط پانچ 'جن کے بغیر مطلب واضح نہیں ہوتا۔ لے لیجئے۔ آپ انہیں اپنے ذخیرۂ الفاظ میں شامل کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے تین باتیں ضروری ہیں ان کے ہجے (Spelling) جاننا۔ ان کے مطلب سے آگاہی اور انہیں جملوں میں استعمال کر سکنا۔ پہلے اور دوسرے مقصد کے لئے طریق رٹنا نہیں بلکہ ان کو ایک خاص تدریجی عمل میں سے گزارنا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ ان کو جاننے کے لئے وہی طریق اپنائیے جو آپ ایک اجنبی سے تعارف کیلئے اپناتے ہیں۔ ایک اجنبی کی آپ سے سرِراہے ملاقات ہوتی ہے تو پہلے آپ اس کا نام پوچھتے ہیں۔ پھر اس کی لمبی مونچھوں اور چہرے کے داغوں پہ غور کرتے ہیں اور پھر اس سے بات کر کے اس کے خیالات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ یہی طریق اجنبی (نئے) الفاظ کے لئے استعمال کیجئے۔ ان کے ناک۔ نقشے یا سپلنگ (Spelling) پہ غور کیجئے مثلاً لفظ appointment ہے۔ غور کیجئے کہ اس میں دو 'P' ہیں 'O'، 'I' سے پہلے آتا ہے۔ اس پر غور کرنے سے آپ نے سپلنگ سیکھنے کا عمل شروع کر دیا جو مسلسل چلتا رہے گا۔ اب آپ اس اجنبی سے مزید تعارف کے لئے اس کے اندر جھانکنا چاہیں گے۔ یعنی اس لفظ کے معانی سے واقفیت۔ اس کے لئے قابلِ اعتبار ذاتی ٹیوٹر کی طرف رجوع کیجئے۔ اور یہ ٹیوٹر فقط اور فقط ایک اچھی ڈکشنری ہے جب آپ لفظ کی تلاش میں ڈکشنری کے صفحات الٹ پلٹ کر رہے ہوں گے تو اس وقت بھی آپ اس کے سپلنگ دہرا رہے ہونگے (سپلنگ سیکھنے کا عمل جاری ہے) حتیٰ کہ آپ صحیح صفحہ اور سطر تک پہنچ جائیں۔ ایکبار پھر تسلی کر لیجئے کہ یہ وہی لفظ ہے جس کے آپ متلاشی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ لفظ loin دیکھنا چاہیں اور رک جائیں lion پر۔ یہ تبھی ہوگا جب صحیح سپلنگ آپ کے ذہن میں محفوظ ہوں گے۔ اب آپ دیکھیں گے کہ ڈکشنری اس معمولی لفظ appointment کے تین چار معانی دے رہی ہے۔ اس لئے دوبارہ کتاب کی طرف رجوع کیجئے جس میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور دیکھیئے وہاں کون سے معانی فٹ آ رہے ہیں (آپ نے دیکھا ابھی اس لفظ کے سپلنگ اور معانی کے لئے عمل جاری ہے) اس ضمن میں تیسری بات جو آپ کو کرنی ہے وہ یہ کہ ایک چٹ "۲ × "۳ کی لیجئے۔ اس پر یہ لفظ لکھیئے (سپلنگ کی مشق ابھی جاری ہے) لفظ کے سامنے اس کا مطلب درج کیجئے۔ شاید آپ خوش ہو رہے ہوں گے کہ آپ نے ایک نیا لفظ سیکھ لیا۔ نہیں ابھی نہیں۔ یہ ایک مردہ لفظ ہے جب تک آپ اسے جملے میں استعمال نہیں کر سکتے۔ سو اس چٹ کی دوسری طرف ایک جملہ لکھیں۔ جس میں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہو۔ یہی عمل باقی چار الفاظ پر بھی کیجئے۔ اب اس چٹ کو جیب میں ڈالئے۔ دن میں دو چار بار اس پہ نگاہ دوڑائیے یہ اطمینان کرنے کے لئے کہ آپ کو لفظ کے سپلنگ یاد ہیں۔ معانی بھول تو نہیں۔ اگر نہیں تو آپ نے اپنے ذخیرۂ الفاظ میں پانچ اور لفظوں کا اضافہ کر لیا۔ مگر ایسے عمل کے نتیجہ میں جو کہ مسلسل اور تدریجی تھا اور جس میں رٹنے کا عمل شامل نہیں تھا۔ دوسرے روز ایک نئی چٹ لیں اور اس طرح اس پہ پانچ الفاظ لکھیں۔ ایک ہفتہ کے بعد اپنے سامنے سات چٹیں بکھیر کر اپنا امتحان لیجئے کہ آیا ان کے سپلنگ اور معانی آپ کو یاد ہیں۔ ایسے ہی ایک ماہ کے بعد تیس پرچیوں کو پھیلائیں اور اپنے آپ کو آزمائیے کہ آیا ان الفاظ پہ آپ کی گرفت مضبوط ہے یا نہیں۔ اس طرح ایک مسلسل عمل جاری رہے گا جس میں رٹائی سے کام نہیں لیا گیا اور یہی صحیح طریق ہے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کیلئے۔

اگرچہ یہ وضاحت خاصی طویل ہو گئی مگر کیا فقط آپ نے اتنا کہ ایک صفحہ پڑھا۔ پانچ الفاظ کے ڈکشنری میں سے مطالب دیکھے۔ انہیں چٹ پر لکھا اور پانچ جملے بنائے۔ اس سارے عمل پہ اندازاً پندرہ منٹ لگیں گے۔

## (ب) ہر روز ایک صفحہ لکھیئے۔

آپ کہیں گے کس چیز کے متعلق؟۔۔ کسی بھی موضوع پہ۔ مثلاً روزانہ کی ڈائری۔ گلی میں ہونے والے تازہ واقعہ کی روداد۔ ایک خیال جو آپ کے ذہن میں آیا۔ ایک نئی بات جو پروفیسر صاحب نے بتائی۔ الغرض کسی بھی موضوع پہ لکھنے کی کوشش کیجئے کہ نئے الفاظ جو آپ سیکھ رہے ہیں استعمال ہوں۔ بشرطیکہ وہ موزوں ہوں اور یہ بات بہت اہم ہے (ابھی تک الفاظ پہ عمل جاری ہے اور آپ ٹیسٹ کر رہے ہیں کہ آیا آپ کو ان الفاظ کے سپلنگ اور معانی یاد ہیں اور آپ ان کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں) آپ دیکھیں گے کہ ذخیرہ الفاظ میں توسیع کی بدولت آپ مافی الضمیر کو بہتر طور پر ادا کر رہے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک صفحہ تو لکھ لیا۔ اس کی اصلاح کون کریگا شاید قریب کوئی بھی مدد کرنے والا نہ ہو مگر یہ امر باعث پریشانی نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ اپنی تحریر کو خود ایکبار تنقیدی نظر سے دیکھئے۔ جہاں سپلنگ یا معانی کے متعلق شک گزرے ڈکشنری (آپ کا قابلِ اعتماد استاد) کی طرف رجوع کیجئے۔ کسی حد تک اصلاح ہو گئی۔ ایک نظر اور دوڑائیے۔ اس بار Tenses پر غور کیجئے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ نے did went لکھا ہو (یا اسی طرح کی کوئی اور غلطی سرزد ہو گئی ہو) ان کی اصلاح آپ خود کر سکیں گے تلاش کردہ غلطیوں کو دوبارہ لکھیں۔ کوشش کریں کہ دوبارہ ایسی غلطیاں نہ ہوں۔ خود اپنی کی ہوئی اصلاح کے بدولت آپ کی تحریر بہتر ہوتی چلی جائے گی۔

اس عمل پہ اندازاً دس منٹ لگیں گے۔

## (ج) ہر روز کم از کم پانچ منٹ انگریزی میں بات چیت کیجئے

یہ ایسا حصۂ پروگرام ہے جس میں ایک ساتھی کی ضرورت پڑے گی کسی دوست کو (جو آپ کی انگریزی کا مذاق نہ اڑائے) کہیئے کہ اگلے پانچ منٹ میں ہم بات چیت انگریزی میں کریں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک جھجک سی ہے۔ زبان میں لکنت ہے اور بے ترتیب سے الفاظ آپ کی زبان سے لڑھک رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں ۔ Tenses سے آپ واقف ہیں مگر غلطیاں ہوتی چلی جا رہی ہیں ۔ مگر

کوئی بات نہیں مسئلہ یہ نہیں کہ آپ کو انگریزی نہیں آتی بلکہ یہ کہ بولنے کی مشق آپ نے کبھی نہیں کی (حتی کہ سکولوں بلکہ کالجوں میں بھی اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا) آپ کا بے تکلف دوست سامنے ہے ۔ بے جھجک اور شروع میں بے شک غلط بولتے جائیے ۔ اگر آپ کو ٹیپ ریکارڈ کی سہولت حاصل ہے تو بہتر ہوگا کہ اس گفتگو کو ٹیپ کر لیں ۔ بولنے کے بعد دونوں دوست بیٹھ جائیں اور تھوڑا سا تجزیہ کریں کہ کونسا لفظ غلط بولا گیا (پھر ڈکشنری کی مدد لیجئے) کہاں Tense کی غلطی ہوئی ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اس کے نتیجہ میں اصلاح بھی ہوگی اور آہستہ آہستہ روانی بھی پیدا ہوتی جائے گی ۔

یہ عمل جیسا کہ لکھا گیا ۔ پانچ منٹ لگا گویا کل تیس منٹ ہوئے جو آپ نے انگریزی کو دیئے اور یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ، سو انگریزی سیکھنے کا صحیح طریق اپنائیے مگر محض طریق جاننے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ شرط ہے اس پہ عمل کرنا ۔ ایسا عمل جو مسلسل ہو اور جس میں باقاعدگی ہو ۔ اگر آپ نے اسے اپنا لیا تو ایک ماہ میں ۱۵۰ نئے الفاظ سیکھ جائیں گے تیس صفحے لکھنے کی پریکٹس ہو جائے گی ۔ اور ۱۵۰ منٹ انگریزی میں بات چیت کر لیں گے ۔ اس عمل کو جاری رکھیئے ۔ ابھی تو ابتداء ہے زبان دانی کے لئے ایک عمر چاہیئے ۔ ایک جہد مسلسل ، ایک عمل پیہم ، سیکھنے کی لگن ۔ اور اس کے لئے نہ ختم ہونے والی تگ و دو ۔ یہی آپ کی انگریزی میں مہارت کی ضامن ہیں ۔

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان ۔ ربوہ

# ککرے

# TRACHOMA

ککرے ایک چھوت کی بیماری ہے ، جو کلے مائیڈیا اور بیڈسونیا جراثیم سے ہوتی ہے ۔ یہ ایک وائرس نما جراثیم ہے جو مریض کے ہاتھوں ، اس کے رومال تولئے اور مکھیوں سے ایک شخص سے دوسرے تک پھیلتا ہے ۔ یہ جراثیم آنکھ کے اگلے حصے کی (CORNEA) شفاف جھلی اور پپوٹے کے اندرونی خلیوں کو متاثر کرتا ہے ۔ اس جراثیم کا آنکھ میں داخل ہونے اور مرض کی ابتداء کرنے کا درمیانی وقفہ چھ سے بارہ دن ہے ۔

## متاثر کرنیوالے عوامل

۱ ۔ عمر اور جنس

یہ مرض چھوٹے بچوں میں بالغ افراد کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے ، عورتوں میں یہ بیماری زیادہ پائی جاتی ہے ۔

۲ ۔ قوم اور نسل

افریقی لوگ اس سے بہت کم متاثر ہوتے ہیں ۔ اہل یہود کی بعض نسلوں میں یہ مرض عام ہے ۔ برصغیر میں پنجاب کے باشندے اس بیماری سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں صحت کی عالمی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق یہ بیماری دنیا کی ایک تہائی (۱/۳) آبادی کو متاثر کرتی ہے ۔

۳ ۔ موسم

یہ بیماری ان ملکوں میں زیادہ عام ہے جہاں موسم خشک اور گرد آلود ہے ۔

۴ ۔ معاشی اور سماجی عوامل

غریب طبقوں میں یہ بیماری عام ہوتی ہے ۔ اس کا سبب حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقفیت اور کم جگہ میں زیادہ افراد کی موجودگی ہے ۔ یہ دونوں عوامل اس بیماری کے پھیلاؤ میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں ۔

## علامات

آنکھوں سے پانی بہتا ہے اور شدید خارش اور جلن ہوتی ہے اور اس طرح محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آنکھوں میں کوئی چیز پڑ گئی ہے ۔ بعض اوقات آنکھوں میں شدید درد بھی ہوتا ہے ۔ سورج کی یا کسی دوسری قسم کی تیز روشنی بہت تکلیف دیتی ہے ۔ بعض دفعہ یہ علامات زیادہ واضح ہوتی ہے ۔ اور بعض دفعہ کم واضح ۔ تاہم کبھی کبھار یوں بھی ہوتا ہے کہ یہ علامات بالکل سرے سے غائب ہوتی ہیں ۔ اور صرف آنکھوں کے معائنہ ہی سے مرض کا اچانک انکشاف ہوتا ہے ۔ اس مرض کو ہم چار درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ۔

### پہلا درجہ

اس میں پپوٹے سوج جاتے ہیں اور ان کی اندرونی سطح پر مختلف قسم کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ۔ ان پر دانے دار ابھار اور رطوبت خارج کرنیوالی تھیلیاں (FOLLICLES) بن جاتی ہیں ۔ یہ دونوں چیزیں اوپر والے پپوٹے کی اندرونی سطح پر زیادہ ہوتی ہیں ۔

### دوسرا درجہ

اس میں آنکھ کے اگلے حصے کی شفاف جھلی متاثر ہوتی ہے ۔ ابتداء میں اس کو جزوی طور پر نقصان پہنچتا ہے ۔ تاہم جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے ، آہستہ آہستہ پوری جھلی متاثر ہو جاتی ہے ۔ اور اس میں ناسور بن جاتے ہیں ۔ ان کی وجہ سے آنکھوں میں اور بھی زیادہ جلن ہوتی ہے ۔ اور تیز روشنی خصوصاً سورج کی روشنی سخت تکلیف کا باعث ہوتی ہے ۔ اس صورت میں نظر بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی ۔

### تیسرا درجہ

اس درجے میں پپوٹوں کی اندرونی سطح پر پیدا ہونے والے دانے دار ابھار اور رطوبت خارج کرنے والی تھیلیاں غائب ہو جاتی ہیں ۔ اور ان کے کھرنڈ بن جاتے ہیں ۔

### چوتھا اور آخری درجہ

اس درجے میں آنکھوں کے مختلف حصوں میں کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اس میں بعض پیچیدگیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا تدارک صرف آپریشن کے ذریعے ہی ممکن ہوتا ہے ۔

## علاج = احتیاطی تدابیر

۱ ۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ جب بھی کسی تکلیف کی وجہ سے اپنے فیملی ڈاکٹر کے پاس جائے تو احتیاطاً اپنی آنکھوں کا معائنہ کروالے ۔ تاکہ علامات کی عدم موجودگی میں بھی ککروں کا بروقت پتہ چل جائے ۔ اور ابتدائی درجے میں ہی اس کا علاج شروع کیا جا سکے ۔ جو زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے ۔ ہر چار یا چھ ماہ بعد اپنے ڈاکٹر صاحب سے آنکھوں کا معائنہ کروالینا چاہیئے ، اور اگر آپ کا فیملی ڈاکٹر آپ کو آنکھوں کے ماہر کے پاس جانے کا مشورہ دے تو پھر کسی قسم کی سستی یا غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ بعض اوقات اس قسم کی غفلت کا بڑا بھاری خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے ۔

۲ ۔ تعلیمی اداروں میں ہر چھ ماہ بعد یا کم از کم سال میں ایک بار طلباء کی آنکھوں کے معائنہ کا ضرور اہتمام ہونا چاہیئے ۔ اور جو طلباء اس مرض کا شکار ہوں ان کے علاج کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہیئے ۔ نیز ان کو اس مرض کے بارے میں تفصیل سے بتایا جائے تاکہ وہ علاج نہ کروانے کی صورت میں اس بیماری کے جملہ نتائج سے باخبر ہو سکیں ، ایسے طلباء کو کلاس میں باقی طلباء سے الگ بٹھانا چاہیئے ۔ انکو یہ بھی ہدایت کی جانی چاہیئے کہ وہ اپنا تولیہ اور رومال کسی دوسرے کو استعمال کے لئے نہ دیں ۔

۳ ۔ ککرے کے مریض کا گھر میں اگر کسی علیحدہ کمرے میں قیام کا بندوبست ہو سکے تو بہت بہتر ہے ۔ ورنہ دوسری صورت میں مریض کو الگ بستر پر سونا چاہیئے ، اور اس کے بستر خصوصاً تکیہ وغیرہ کو اچھی طرح دھوئے بغیر کوئی دوسرا استعمال نہ کرے ، مریض کا تولیہ اور رومال علیحدہ ہونا چاہیئے ، اور اسے کوئی دوسرا فرد قطعاً استعمال نہ کرے ۔ گھر کی صفائی کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیئے ۔ اور مکھیوں کے تدارک اور روک تھام کے بھی اقدامات کئے جائیں ،

۴ ۔ مرض کے علاج کی طرف جلد توجہ دینی چاہیئے ۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ ورنہ تاخیر کی صورت میں آپ کو زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ پیسے اور وقت دونوں کا ضیاع ہوگا ۔

۵ ۔ اس کا علاج ہمیشہ کسی مستند ڈاکٹر سے کروانا چاہیئے ۔ ورنہ دوسری صورت میں فائدے سے زیادہ نقصان پہنچنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے ۔ کیونکہ اکثر غیر مستند (UNQUALIFIED) معالجوں کو مرض کی اصل نوعیت اور اس کی سنگینی کا علم نہیں ہوتا ۔ اس لئے ان کا علاج بہتر نتائج پیدا کرنے سے قاصر ہوتا ہے

۶ ۔ اگر مرض ابھی ابتدائی مراحل میں ہو تو پھر اس پر جلد مکمل قابو پایا جا سکتا ہے ۔ اگر مرض زیادہ پرانا ہو تو پھر اس میں کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اس صورت

باقی ! اسی صفحہ کے کالم ۱ پر

بقیہ ! ککرے

میں علاج پر کئی ماہ بھی لگ سکتے ہیں ۔ اور بعض پیچیدگیاں ایسی ہوتی ہیں جن کو دور کرنے کے لئے آپریشن کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا ۔

۷ ۔ اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ ہونا چاہیئے کہ ککروں کی موجودگی کی وجہ سے بعض شعبوں خصوصاً فوج میں بھرتی کے لئے نااہل قرار دے دیا جاتا ہے ۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لئے
بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

**مطب**

**ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ)
گولبازار - ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر گھر کی پسند
**رحمت سویاں**
تیار کردہ: نعمت کرامت
گول صابن والا
فیصل آباد
فون پی پی ۲۳۲۵۸

## اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کام کر
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص: مناسب علاج
**کریم میڈیکل ہال**
فون ۳۴۱۳۴
گول امین پور بازار - فیصل آباد

خدمت میں پیش پیش
جدید
**دواخانہ خدمت خلق**
گولبازار ربوہ فون ۶۵۹

**معجون فوفل**
سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی دوا

**معجون مقوی رحم**
کمزوری رحم، ورم رحم کو دور کرتا ہے

**امساکی**
مردانہ طاقت کی مشہور عالم دوا

**اکسیر سعال** (کیپسول)
کھانسی نزلہ اور زکام کیلئے ازحد مفید

**شربت خانہ ساز**
کھانسی، دمہ اور اورام انف سینہ دائمی نزلہ کے لیے مفید شربت

**تریاقِ سل**
سل دق جیسے موذی مرض اور لاعلاج کھانسی کیلئے

قدیمی، اوّلین، شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
**دواخانہ حکیم نظام جان**
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
- کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خاں: فون ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

**Al-Furqan Motors** LIMITED
AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
FOR GANUINE TOYOTA PARTS

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
**الفرقان** موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر
ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی ۳
فون ۷۲۴۶۰۶، ۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

معیاری بیکری کا نام
**رحمٰن بیکرز**
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

ائیرکنڈیشنر، فریج، واشنگ مشین
ڈیپ فریزرز، ریگولیٹر اور
وولٹیج سٹیبلائزر خریدنے کے
لئے تشریف لائیں۔
**فخر الیکٹرانکس**
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون ۶۵۸۳۵، ۲۲۳۳۴۷

## اعلان گمشدگی

ایک سیاہ رنگ کا ہینڈ بیگ بس سٹینڈ اور اقصیٰ روڈ کے درمیان کہیں گم ہو گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے عبدالسمیع صاحب طاہر معرفت دفتر الفضل کو پہنچا دیں۔

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد سرائی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

زیر نگرانی
**حکیم عبدالحمید اعوان**
**ابن حکیم نظام جان**

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
**مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ)

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھراء، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ● پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ ● فون نمبر ۷۴۸۴۴، ۰۴۳۱، ۷۶۴۹۷